ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

اہل بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

﴿تفصیلی سوالات﴾

www.ilmkidunya.com

سوال 1: سید امام زین العابدین کی عبادت وریاضت، اخلاق وصفات اور واقعہ کربلا میں کردار پر روشنی ڈالیں۔ (K.B)

جواب: **حضرت امام زین العابدین**

تعارف:

سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دو سال اپنے دادا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم، دس سال اپنے تایا حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

عبادت وریاضت:

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت وریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

اخلاق وصفات:

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔ اِفطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔ افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

واقعہ کربلا میں کردار:

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر مبارک 23 سال تھی۔ اس وقت بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔ آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام کی حقّانیت اور ظلم وعدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

وفات:

25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

سوال 2: سیدنا زین العابدین کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب: **امام زین العابدین کا علم و فضل**

علم کا مینار:

سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا علم و فضل سب کے ہاں مسلّمہ ہے علم اور دین کی مسند پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام اور علم کا مینار تھے۔

عبادت میں خشوع و خضوع:

تقویٰ، عبادات اور خشوع و خضوع میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی مثال آپ تھے۔

متقی اور فقیہ:

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ تھے اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ مختلف آئمہ کرام نے آپ کے بارے میں درج ذیل آرا دیں:

حضرت امام زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں فرماتے ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل خاندانِ قریش میں، مَیں نے کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ :

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کوئی افضل شخص مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔

امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ :

امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جیسا قدر منزلت والا کوئی نہیں۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ :

امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

www.ilmkidunya.com

یہ اس مبارک دور کی بات ہے جب مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور معروف تابعین موجود تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے قرآن، تفسیر، احادیثِ نبوی کی روایت اور شریعت کے حلال و حرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرزند محمد باقر اور ان کے علاوہ زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید وغیرہ جیسے اہلِ علم شامل ہیں۔ ابو سلمہ اور امام طاؤس وغیرہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے احادیث بھی روایت کیں۔

ہشام بن عبد الملک:

حضرت امام زین العابدین انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے حتیٰ کہ حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبد الملک (حاکمِ وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچاننے سے انکار کیا

قصیدہ فرزدق:

مشہور عرب شاعر فرزدق نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هَذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاَةَ	یہ وہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے
وَالْبَیْتُ یَعْرِفُہٗ وَ الْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے
هَذَا ابْنُ خَیْرِ عِبَادِاللّٰهِ کُلِّهِمْ	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هَذَا التَّقِیُّ النَّقِیُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیز گار، پاک و پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

تصانیف:

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہلِ تشیع میں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالاخاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔
امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک اور تصنیف "رسالہ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اقوالِ زرّیں:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت اقوالِ زرّیں مشہور ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بات تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

www.ilmkidunya.com

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔ (K.B)

جواب: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ**

سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبی کریم خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

سوال 2: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟ (K.B)

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لقب**

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت وریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

سوال 3: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی میدانِ کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔ (K.B)

جواب: **میدانِ کربلا میں ملاقات**

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال 4: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟ (K.B)

جواب: **کربلا کی جنگ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ**

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال 5: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟ (K.B)

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال**

25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

سوال 6: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصانیف**

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی درج ذیل تصانیف ہیں:

- صحیفہ سجادیہ
- رسالۃ الحقوق

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سوال 7: حضرت زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشہور اقوال لکھیں۔ (K.B)

جواب:

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اقوال زریں

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت سے اقوالِ زریں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بات تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گئے۔

سوال 8: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں عرب شاعر فرزدق نے جو قصیدہ پڑھا اس کے چند اشعار لکھیں۔ (K.B)

جواب:

قصیدہ

حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبدالملک (حاکمِ وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پہچاننے سے انکار کیا مشہور عرب شاعر فَرَزدَق نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

یہ وہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے

اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے

یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں

یہ پرہیزگار، پاک و پاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **زین العابدین کا معنٰی ہے:** (K.B)

(A) عبادت گزاروں کی زینت (B) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(C) کثرت سے خرچ کرنے والے (D) صلح کرنے والے

2۔ **واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی:** (K.B)

(A) اکیس سال (B) تیئس سال (C) پچیس سال (D) ستائیس سال

3۔ **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:** (K.B)

(A) رات کے وقت (B) وضو کرتے وقت (C) خطبہ دیتے وقت (D) صدقہ کرتے وقت

4۔ **حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کے مطابق صدقہ:** (K.B)

(A) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (B) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(C) تنگی دور کرتا ہے (D) غریبوں کا حق ہے

5۔ **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپردِ خاک ہوئے:** (K.B)

(A) دمشق میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) مدینہ منورہ میں

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

6۔ **امام زین العابدین کا اصل نام ہے:** (K.B)

(A) عبداللہ (B) علی (C) ابوالحسن (D) عبدالرحمن

7۔ **امام زین العابدین کی کنیت ہے:** (K.B)

(A) عبداللہ (B) علی (C) ابوالحسن (D) عبدالرحمن

8۔ **سید الساجدین کا معنی ہے:** (K.B)

(A) عبادت گزاروں کی زینت (B) کثرت سے سجدہ کرنے والے

(C) کثرت سے خرچ کرنے والے (D) صلح کرنے والے

9۔ **حضرت امام زین العابدین پیدا ہوئے:** (K.B)

(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) بصرہ میں (D) کوفہ میں

10۔ **حضرت امام زین العابدین کس سن ہجری میں پیدا ہوئے؟** (K.B)

(A) 30ہجری (B) 34ہجری (C) 38ہجری (D) 40ہجری

11۔ **امام زین العابدین کا شمار ہوتا ہے:** (K.B)

(A) صحابہ میں (B) تابعین میں (C) تبع تابعین میں (D) صوفیا میں

12۔ **حضرت امام زین العابدین کے دادا کا کیا نام تھا؟** (K.B)

(A) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

13۔ **حضرت امام حسن کے وصال کے وقت امام زین العابدین کی عمر مبارک تھی:** (K.B)

(A) 8سال (B) 10سال (C) 12سال (D) 14سال

14۔ **حضرت امام زین العابدین کی شہرت کی وجہ ہے:** (K.B)

(A) عبادت اور تقویٰ (B) کربلا (C) تنہائی (D) فیاضی

15۔ **کس نے امام زین العابدین کو مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا؟** (K.B)

(A) امام حنیفہ (B) امام حنبل (C) امام شافعی (D) امام مالک

16۔ **حضرت امام زین العابدین کے مشہور فرزند تھے:** (K.B)

(A) امام حنیفہ (B) امام محمد باقر (C) امام شافعی (D) امام مالک

17۔ **حج کے موقع پر کس شاعر نے امام زین العابدین کی شان میں قصیدہ پڑھا؟** (K.B)

(A) فرزدق (B) عبداللہ بن ثابت (C) عبداللہ بن قیس (D) امام مالک

18۔ **حج کے موقع کس حاکم وقت نے آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا:** (K.B)

(A) مروان بن حکم (B) ولید بن عبدالمالک (C) ہشام بن عبدالملک (D) امام مالک

19۔ واقعہ کربلا کب پیش آیا؟ (K.B)

(A) 60ہجری (B) 61ہجری (C) 62ہجری (D) 63ہجری

20۔ حضرت امام زین العابدین کی مشہور کتاب کا نام ہے: (K.B)

(A) صحیفہ سجادیہ (B) مقدمہ ابن خلدون (C) تذکرۃ الاولیا (D) صحیفہ صادقیہ

21۔ حضرت امام زین العابدین کی وفات ہوئی: (K.B)

(A) 25 محرم 90ہجری (B) 25 محرم 95ہجری (C) 20 محرم 90ہجری (D) 20 محرم 95ہجری

22۔ وفات کے وقت حضرت امام زین العابدین کی عمر مبارک تھی: (K.B)

(A) 50سال (B) 53سال (C) 57سال (D) 60سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	B	B	C	B	D	A	B	B	A
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
C	B	A	B	C	A	B	C	A	B	A

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ **زین العابدین کا معنی ہے:** (K.B)

(A) عبادت گزاروں کی زینت (B) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(C) کثرت سے خرچ کرنے والے (D) صلح کرنے والے

2۔ **واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی:** (K.B)

(A) اکیس سال (B) تئیس سال (C) پچیس سال (D) ستائیس سال

3۔ **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:** (K.B)

(A) رات کے وقت (B) وضو کرتے وقت (C) خطبہ دیتے وقت (D) صدقہ کرتے وقت

4۔ **حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کے مطابق صدقہ:** (K.B)

(A) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (B) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(C) تنگی دور کرتا ہے (D) غریبوں کا حق ہے

5۔ **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپردِ خاک ہوئے:** (K.B)

(A) دمشق میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) مدینہ منورہ میں

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	A	B	B	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام اور کنیت لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب کس سبب سے ہے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی میدان کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **سیّدنا حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

(2) حضرت ابو مُوسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

تفصیلی الات

سوال 1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1) (K.B)

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی**

تعارف:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

قبول اسلام:

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آرہے تھے۔

یمن کے عامل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم: 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

اخلاق وعادات:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اِتّباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ توکل، تعلیم وعبادت، امّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقویٰ اور پرہیز گاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

حجتہ الوداع میں شرکت:

دس ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا "عبداللہ بن قیس!" کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ عرض کی: جی یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا نیت کیا کی؟ انھوں نے جواب دیا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نیت ہے، وہی میری نیت ہے۔ ارشاد فرمایا قربانی ساتھ لائے ہو؟ عرض کی نہیں، حکم ہوا تم طواف اور سعی کرکے احرام کھول دو۔

وفات:

www.ilmkidunya.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

ماحصلِ کلام:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

سوال 2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی خدمات بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B)

جواب:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی خدمات

تعارف:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

کارہائے نمایاں:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرائی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

اخلاق و عادات:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اِتّباعِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ توکل، شرم و حیا، اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقویٰ اور پرہیز گاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

فضل و کمال:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر تا پا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

اشاعتِ علم:

قرآن و سنّت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور خوش الحانی:

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غیر معمولی شغف اور انہاک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ "ان کو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انہیں جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

حاصلِ کلام:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔ (K.B)

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت**

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔

سوال 2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قبولِ اسلام**

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

سوال 3: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں**

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو نہرِ ابی موسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔

سوال 4: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات**

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

سوال 5: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟** (K.B)

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم: 4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام تھا:** (K.B)

(A) عبداللہ بن قیس　(B) زید بن ثابت　(C) انس بن مالک　(D) مالک بن نویرہ

2۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کیا:** (K.B)

(A) یمن کا　(B) بصرہ کا　(C) کوفہ کا　(D) مصر کا

3۔ **عہد رسالت خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟** (K.B)

(A) دو　(B) چار　(C) چھے　(D) آٹھ

4۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:** (K.B)

(A) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن مجید　(B) توکل

(C) سادگی　(D) صبر و تحمل

5۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:** (K.B)

(A) تین سو بیس　(B) تین سو چالیس　(C) تین سو ساٹھ　(D) تین سو اسی

6۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت تھی:** (K.B)

(A) عبداللہ بن قیس　(B) ابو موسیٰ　(C) زید بن ثابت　(D) ابو حسن

7۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام تھا:** (K.B)

(A) قیس　(B) زید　(C) انس　(D) حسن

8۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا نام تھا:** (K.B)

(A) فاطمہ　(B) آمنہ　(C) طیبہ　(D) خدیجہ

www.ilmkidunya.com

9۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلق تھا: (K.B)

(A) کوفہ سے (B) بصرہ سے (C) یمن سے (D) ایران سے

10۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے اُن کے قبیلے کے کتنے افراد نے اسلام قبول کیا؟ (K.B)

(A) 50 (B) 60 (C) 70 (D) 80

11۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بصرہ کوفہ کا والی مقرر فرمایا: (K.B)

(A) زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

12۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے "نہر ابی موسیٰ" کے نام سے ایک نہر تعمیر کروائی: (K.B)

(A) مدینہ میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) یمن میں

13۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر تاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں یہ فرمان ہے: (K.B)

(A) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

(C) حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (D) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

14۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں نبی کریم فرماتے تھے ان کو حصہ ملا ہے: (K.B)

(A) لحن داؤدی علیہ السلام سے (B) لحن عیسیٰ علیہ السلام سے (C) لحن ابراہیم علیہ السلام سے (D) لحن ایوب علی السلام سے

15۔ کون سے خلیفہ فرمائش کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے قرآن سنا کرتے تھے؟ (K.B)

(A) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

(C) حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (D) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

16۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وفات پائی: (K.B)

(A) 40ہجری (B) 44ہجری (C) 48ہجری (D) 50ہجری

17۔ وفات کے وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی: (K.B)

(A) 60سال (B) 61سال (C) 62سال (D) 63سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8	9
A	A	C	A	C	B	A	C	C
10	11	12	13	14	15	16	17	
A	C	B	D	A	A	B	B	

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

www.ilmkidunya.com

1۔ **ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کا اصل نام تھا:** (K.B)

(A) عبداللہ بن قیس　(B) زید بن ثابت　(C) انس بن مالک　(D) مالک بن نویرہ

2۔ **نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کو عامل مقرر کیا:** (K.B)

(A) یمن کا　(B) بصرہ کا　(C) کوفہ کا　(D) مصر کا

3۔ **عہد رسالت** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟** (K.B)

(A) دو　(B) چار　(C) چھ　(D) آٹھ

4۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:** (K.B)

(A) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآنِ مجید　(B) توکل

(C) سادگی　(D) صبر و تحمل

5۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **سے مروی احادیث کی تعداد ہے:** (K.B)

(A) تین سو بیس　(B) تین سو چالیس　(C) تین سو ساٹھ　(D) تین سو اسی

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
C	A	C	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کا نام اور کنیت لکھیں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم** خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ **نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔**

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ **حضرت ابو موسیٰ اشعری** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **کی عملی خدمات بیان کریں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

(3) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

www.ilmkidunya.com

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات زندگی تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات زندگی**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ ، کنیت ابو محمد اور ابوعبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا

کاتبِ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

زہد و تقویٰ:

زُہد و تقویٰ حضرت عبداللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

اعتدال پسندی اور میانہ روی:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری:6134)

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے محبت:

حضرت رجا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما۔"

وفات:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

سوال 2: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی خدمات**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

کاتبِ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

صحیفہ صادقہ کی تدوین:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

علم و فضل:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی احادیث کی تعداد تقریباً سات سو (700) ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اہل علم کی بہت زیادہ عزت و احترام کرتے تھے۔

زُہد و تقویٰ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

وفات:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہمارے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

www.ilmkidunya.com

سوال 1: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور والدہ کا نام**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

سوال 2: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B+A.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زہد و تقویٰ**

زُہد و تقویٰ حضرت عبداللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری: 6134)

سوال 3: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔ (K.B+A.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہل بیت اطہار سے محبت**

حضرت رجا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما۔"

سوال 4: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔ (K.B)

جواب: **صحیفہ صادقہ کی تدوین**

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔ جہاں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

سوال 5: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟ (K.B)

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی کنیت ہے: (K.B)

www.ilmkidunya.com

(A) ابو عبدالرحمٰن (B) ابو عبداللہ (C) ابو بکر (D) ابو زید

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا: (K.B)

(A) زہد و تقویٰ (B) سادگی (C) صبر و تحمل (D) شکر و قناعت

3۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)

(A) آسمان والاوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (B) آسمان کا ستارہ

(C) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (D) جنت کے نوجوانوں کے سردار

4۔ صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں: (K.B)

(A) عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا (B) عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

(C) عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا (D) عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی زندگی ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے: (K.B)

(A) صبر و تحمل کا (B) عفو در گزر کا (C) علم و فن سے محبت کا (D) سادگی کا

6۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کے والد کا نام ہے: (K.B)

(A) عمرو بن العاص (B) زین بن ثابت (C) عبداللہ بن مسعود (D) انس بن مالک

7۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا العاص کی والدہ کا کیا نام ہے: (K.B)

(A) ریطہ بنت منبہ (B) طیبہ بنت حارث (C) آمنہ بنت زید (D) فاطمہ بنت عوف

8۔ کس صحابی نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا؟ (K.B)

(A) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

(C) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ (D) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ

9۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ مروی احادیث کی تعداد ہے: (K.B)

(A) 360 (B) 700 (C) 750 (D) 900

10۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا کی وفات ہوئی: (K.B)

(A) 60ہجری (B) 65ہجری (C) 70ہجری (D) 75ہجری

11۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا عربی زبان کے علاوہ کس زبان پر عبور حاصل تھا: (K.B)

(A) اردو (B) ہندی (C) عبرانی (D) انگلش

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	C	A	A	C	B	A	A	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی کنیت ہے: (K.B)
(A) ابو عبدالرحمٰن (B) ابو عبداللہ (C) ابو بکر (D) ابو زید

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا: (K.B)
(A) زہد و تقویٰ (B) سادگی (C) صبر و تحمل (D) شکر و قناعت

3۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟ (K.B)
(A) آسمان والاوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (B) آسمان کا ستارہ
(C) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (D) جنت کے نوجوانوں کے سردار

4۔ صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں: (K.B)
(A) عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما (B) عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما
(C) عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما (D) عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی زندگی ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے: (K.B)
(A) صبر و تحمل کا (B) عفو و درگزر کا (C) علم و فن سے محبت کا (D) سادگی کا

مشق کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	B	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

3۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

4۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے حالات زندگی تحریر کریں۔
جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی علمی خدمات تحریر کریں۔
جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

(4) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہُ

تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

سوال 1: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عمرو اور کنیت ابو اُمیہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔

قبولِ اسلام:

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نجاشی کے دربار میں سفیر اسلام:

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔

نجاشی کا قبولِ اسلام:

نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سریہ میں شرکت:

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابو سفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجدِ نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔

اس کے حملہ کرنے سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابو سفیان تھا، لہٰذا نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو سفیان کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور بنو ہذیل کے آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

مروی احادیث:

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

وفات:

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

حاصل کلام:

www.ilmkidunya.com

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُم کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مختصر سوالات

سوال 1: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کا تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال 2: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے قبولِ اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کا قبولِ اسلام**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال 3: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی سفارت کاری**

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارکاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سوال 4: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی شجاعت و بہادری**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابو سفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجدِ نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔
اس کے حملہ کرنے سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُم اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابو سفیان تھا، لہٰذا نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کو ابو سفیان کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور اور بنو ہذیل کے آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ نے عبداللہ کا سر تن سے جدا کر دیا۔
حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

سوال 5: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب:

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات

حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے:** (K.B)

(A) ابو امیہ　(B) ابو بکر　(C) ابو سلمہ　(D) ابو عبد الرحمن

2۔ **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا:** (K.B)

(A) غزوۂ احد کے بعد　(B) غزوۂ خیبر کے بعد　(C) غزوۂ تبوک کے بعد　(D) غزوۂ حنین کے بعد

3۔ **نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:** (K.B)

(A) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو　(B) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

(C) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو　(D) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

4۔ **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:** (K.B)

(A) بیس　(B) چالیس　(C) ساٹھ　(D) اسی

5۔ **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کی تاریخ وفات ہے:** (K.B)

(A) اٹھاون ہجری　(B) ساٹھ ہجری　(C) باسٹھ ہجری　(D) چونسٹھ ہجری

6۔ **نبی کریم نے کس سن ہجری میں حضرت عمرو بن امیہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا؟** (K.B)

(A) 4 ہجری　(B) 6 ہجری　(C) 8 ہجری　(D) 10 ہجری

7۔ **نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے کس صحابی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا؟** (K.B)

(A) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ　(B) حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

(C) حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ　(D) حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

8۔ **حضرت عمرو بن امیہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:** (K.B)

(A) زہد و تقویٰ　(B) علم و فضل　(C) شجاعت و بہادری　(D) رہبانیت

9۔ **حضرت عمرو بن امیہ سپرد خاک ہوئے:** (K.B)

(A) مکہ میں　(B) مدینہ میں　(C) مصر میں　(D) دمشق میں

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5	6	7	8	9
A	A	C	A	B	B	B	C	B

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ہے: (K.B)

(A) ابو امیہ (B) ابو بکر (C) ابو سلمہ (D) ابو عبدالرحمن

2۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا: (K.B)

(A) غزوۂ احد کے بعد (B) غزوۂ خیبر کے بعد (C) غزوۂ تبوک کے بعد (D) غزوۂ حنین کے بعد

3۔ نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا: (K.B)

(A) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (B) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

(C) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (D) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

4۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے: (K.B)

(A) بیس (B) چالیس (C) ساٹھ (D) اسی

5۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کی تاریخ وفات ہے: (K.B)

(A) اٹھاون ہجری (B) ساٹھ ہجری (C) باسٹھ ہجری (D) چونسٹھ ہجری

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	A	C	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

حضرت شفا، حضرت اُمّ سُلیم اور حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ

تفصیلی سوالات

سوال 1: **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔** (مشقی سوال نمبر 3)(K.B+A.B)

جواب: **حضرت شِفا بنت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح:

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔

قبولِ اسلام

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت:

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ مبارک جذب ہوتا تھا، جس سے خوشبو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک ہیں، حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عنایت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔

پڑھی لکھی خاتون:

زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔

مروی احادیث:

حضرت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

حاصل کلام:

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں۔ زندگی میں مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

سوال 2: **حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔** (مشقی سوال نمبر 1)(K.B+A.B)

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

جواب:

حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام سہلہ یا رملہ تھا۔ آپ کی کنیت ام سُلیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔

قبولِ اسلام:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت امِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نکاح:

بعد میں حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کی۔ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا: "میرا مہر اسلام ہے"۔

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے صاحب زادے حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

غزوات میں شرکت:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شرکت فرمائی۔

حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہادری:

غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

مروی احادیث:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت و عقیدت:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے منھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت:

www.ilmkidunya.com

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت صابر، مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مہمان نوازی:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسجد نبوی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تمھیں کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے، انھوں نے عرض کیا: جی، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو لے کر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو دیکھ کر گھبرا ئے گئے۔ حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا اب کیا کیا جائے؟ کھانا بہت کم ہے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک کثیر تعداد کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نہایت استقلال سے جواب دیتے ہوئے کہا، ان باتوں کو اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اندر تشریف لائے تو حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہی روٹیاں اور سالن سامنے رکھا، اللہ کی شان اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (صحیح بخاری: 810)

حاصل کلام:

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ نبی خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں۔ زندگی میں مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

سوال 3: حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B+A.B)

جواب:

حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

غزوات میں شرکت:

حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال:

8 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

مروی احادیث:

حضرت اُمّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

میت نہلانے کے مسائل:

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم اور تابعین کرام ان سے میّت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔

صوم و صلوٰۃ کی پابندی:

حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا احکامِ شرعی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، انھوں نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

حاصلِ کلام:

صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبد اللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

سوال 2: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی خدمات بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی خدمات**

حضرت اُمِّ سُلَیۡم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیۡم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کردوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔ حضرت اُمِّ سُلَیۡم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

سوال 3: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔ (K.B+A.B)

جواب: **حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت**

حضرت اُمِّ سُلَیۡم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان ہاں پانی کی مشک سے مُنھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

سوال 4: حضرت اُمِّ عطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت اُمِّ عطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

سوال5: حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟ (K.B)

جواب: **<u>حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی غزوات میں خدمات</u>**

حضرت اُمِّ عَطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، ان میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

سوال6: صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے کیا سبق ہے؟ (K.B+A.B)

جواب: **<u>مسلمان خواتین کے لیے سبق</u>**

صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ اور ملک وملت کا نام روشن کریں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے: (K.B)

(A) عبداللہ (B) عبدالرحمن (C) عبدالشمس (D) عبدالمطلب

2۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد ہے: (K.B)

(A) دس (B) بارہ (C) چودہ (D) سولہ

3۔ غزوات کے دوران زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں: (K.B)

(A) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

4۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟ (K.B)

(A) روٹی کا ٹکڑا (B) پنی کا ٹکڑا (C) مشک کا ٹکڑا (D) کدو کا ٹکڑا

5۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام ہے: (K.B)

(A) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

6۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ہے: (K.B)

(A) ریطہ بنت منبہ (B) فاطمہ بنت وہب (C) آمنہ بنت حارث (D) [illegible] بنت عبداللہ

7۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟ (K.B)

(A) حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت زید بن حارث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

8۔ ان میں سے کون سی صحابیہ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں؟ (K.B)

(A) حضرت سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

9۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام ہے: (K.B)

(A) آمنہ (B) رملہ (C) فاطمہ (D) طیبہ

10۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب ہے: (K.B)

(A) رمیصا (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) طیبہ

11۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے: (K.B)

(A) ابو حشمہ (B) حضرت ملحان بن خالد (C) ابو موسیٰ (D) حضرت عمرو

12۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ہے: (K.B)

(A) رمیصا (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) ملیکہ بنت مالک

13۔ کس صحابیہ نے کہا کہ میرا مہر اسلام ہے؟ (K.B)

(A) حضرت شفا (B) حضرت اُمّ عطیہ (C) حضرت اُمّ سلیم (D) ملیکہ بنت مالک

14۔ حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام ہے: (K.B)

(A) نسیبہ بنت حارث (B) ملیکہ بنت مالک (C) رملہ (D) آمنہ

15۔ نبی کریم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال کب ہوا؟ (K.B)

(A) 6ہجری (B) 7ہجری (C) 8ہجری (D) 9ہجری

16۔ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی میت کو غسل کس صحابیہ نے دیا؟ (K.B)

(A) حضرت اُمّ سلیم (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) ملیکہ بنت مالک

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
D	A	B	A	C	B	B	C
16	15	14	13	12	11	10	9
B	C	A	C	D	B	A	B

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

www.ilmkidunya.com

1۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ہے: (K.B)
(A) عبداللہ (B) عبدالرحمن (C) عبدالشمس (D) عبدالمطلب

2۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد ہے: (K.B)
(A) دس (B) بارہ (C) چودہ (D) سولہ

3۔ غزوات کے دوران زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں: (K.B)
(A) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

4۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟ (K.B)
(A) روٹی کا ٹکڑا (B) پنی کا ٹکڑا (C) مشک کا ٹکڑا (D) کدو کا ٹکڑا

5۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے: (K.B)
(A) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	C	B	B	C

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعارف بیان کریں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

2۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

3۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

4۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمات بیان کریں؟
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

5۔ حضرت ام شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔
جواب: دیکھیے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔
جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

2۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

3۔ حضرت شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔
جواب: دیکھیے تفصیلی سوالات

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم

www.ilmkidunya.com

ابوالقاسم قُشیری، شیخ فرید الدّین عطّار، خواجہ نظام الدّین دہلوی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ)

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: حضرت ابوالقاسم قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حالاتِ زندگی اور تصوف کے بارے میں اُن کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب: حضرت ابوالقاسم قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

اصل نام:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام عبدالکریم تھا۔

بزرگ قشیر:

اپنے آباواجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔

کنیت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوانامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد وفات پا گئے۔

بنیادی تعلیم:

امام قشیری نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حاصل کی۔ امام دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اخلاص و اَصبت کا پیکر تھے، یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں کھینچ لایا۔

تصانیف:

اَلتَّیْسِیْرِ فِیْ عِلْمِ التَّفْسِیْر اور لَطَائِفِ القرآن فی تفْسِیْر القرآن، علم التفسیر میں آپ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ التَّخْبِیْر فِیْ عِلْمِ التَّذْکِیْرِ فِیْ مَعَانِیْ اِسْمِ اللہِ تَعَالٰی آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ے کہ قرونِ اُولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔

تدوینِ حدیث:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔

متاخرین صوفیہ کے امام:

حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی [illegible] زیادہ ہیں۔

صوفی کی خصوصیات:

حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے امام بیہقی اور امام الحرمین جوینی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ نے تصوّف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر واذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان خشیت الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور منفی خیالات و جذبات جیسے انتقام، بخل و حرص اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

رسالہ قشیریہ:

تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

وفات:

امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سوال 2: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات قلمبند کریں۔ (مشقی سوال نمبر 3)(K.B)

جواب: <u>**حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**</u>

جائے پیدائش:

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

اصل نام:

آپ کا نام ابو حمید تھا۔

قلمی نام:

لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔

لقب:

عطّار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

مجدد الدین بغدادی:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ میں مجدالدّین بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام سر فہرست ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مختلف علوم وفنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن وحدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی۔

فارسی شاعر:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فارسی کے مشہور شاعر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے

سیر وسیاحت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر وسیاحت کی۔

تصانیف:

تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالاتِ اولیا، نصیحت اور تصوّف ہے۔

مولانا جلال الدین رومی:

مشہورِ زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا منبع وماخذ شیخ سے اکتسابِ فیض ہی ہے۔

پند نامہ کے موضوعات:

آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ 'پند نامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، حاسدین سے، تکبر اور ریاکاری سے اجتنابِ، اخلاقِ حسنہ، اہلِ سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون وعافیت کے اسباب، عجز وانکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی وروحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

وفات:

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حاصلِ کلام:

آج کا معاشرہ اگر ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح ممکن ہوسکتی ہے اہل اللہ کی صحبت سے ہی ظاہری اور باطنی فوائد و ثمرات حاصل ہوسکتے ہیں۔

سوال 3: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 2)(K.B)

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ**

اصل نام:

برّصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔

پیدائش:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آبا و اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بدایوں کے قاضی تھے۔ پندرہ (۱۵) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔

قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم:

قرآن وحدیث اور فقہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد زاہد فاضل رحمۃ اللہ علیہ قابلِ ذکر نام ہیں۔

فرید الدین گنج شکر کی بیعت:

بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا۔ شیخ نے کلاہ چہار ترکی یعنی چار کونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کو وعدہ تھا۔ دنیاوی مال و متاع کے حصول کے لیے لاحق ہونے والی مشقت کو ترک کرنا، ایسا خوف، آخرت جو خوفِ الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

دہلی میں آمد:

آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلقِ خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔

قرآن مجید سے شغف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علوم القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

علم و فضل:

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیز گار، صاحبِ سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

ملفوظاتِ نظام الدین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور رُوحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے، فقر و فاقہ رحمتِ الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی شبِ معراج ہے، اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔

معاشرتی خدمت:

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا اور مساکین آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نام سرفہرست ہیں۔

ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے سامنے اپنی ضرورت بیان کی تو اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

راحت القلوب:

آپ نے خاندانِ خلجی اور خاندانِ تغلق تک کے مختلف سلاطین کا زمانہ دیکھا۔ آپ نے ان کی بھی ہر ممکن اصلاح کی کوشش کی، "راحت القلوب" آپ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فرید الداین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات اکٹھے کیے ہیں۔

افضل الفوائد:

"افضل الفوائد" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حجرت خواجہ امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جمع کیے ہیں

فوائد الفواد

اور "فوائد الفواد" آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادات، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

وفات:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔

حاصل کلام:

اس سبق میں ہمارے لیے یہ راہ نمائی ہے کہ اگر صوفیہ کرام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو معاشرے سے نفرتوں اور کدورتوں کا خاتمہ کرکے معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟ (K.B)

جواب:

حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباو اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے وفات پاگئے۔

سوال 2: رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

رسالہ قشیریہ

تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوّف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

سوال 3: حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟ (K.B)

جواب:

حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات

امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سوال 4: حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے متعلق کیا فرمایا؟ (K.B)

جواب:

حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی رائے

حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی نکات نہایت لطیف اور بہت زیادہ ہیں۔

سوال 5: حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف پند نامہ کے موضوعات تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **پندنامہ کے موضوعات**

پندنامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاقِ حسنہ، اہلِ سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، عجز و انکسار، ذکر کے فوائد اور غیبت کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی و روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال6: حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطّار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

سوال7: حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **حضرت فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف**

حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اسلامی کتب درج ذیل ہیں:

- تذکرۃ الاولیا
- پندنامہ
- منطق الطیر

سوال8: حضرت فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟ (K.B)

جواب: **حضرت فرید الدین عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

سوال9: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

برّصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے آبا و اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

سوال10: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ:

- کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو
- کسی کی بُرائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو
- ظلم کے بدلے عطا کرو

سوال11: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی معاشرتی اور روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی معاشرتی اور روحانی خدمات**

آپ نے پوری زندگی حلم، علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیز گار، صاحبِ سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہا کرتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نام سر فہرست ہیں۔

سوال 12: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟ (K.B)

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار ہندوستان میں ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا لقب ہے:** (K.B)

(A) گنج شکر (B) فرید الدین (C) گنج بخش (D) سلطان الاولیا

2۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:** (K.B)

(A) بدایوں (B) دہلی (C) بخارا (D) سمرقند

3۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:** (K.B)

(A) علوم القرآن پر (B) علم الانساب پر (C) علم النجوم پر (D) علم الاصوات پر

4۔ **حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:** (K.B)

(A) رسالہ قشیریہ (B) کشف المحجوب (C) پند نامہ (D) راحت القلوب

5۔ **حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:** (K.B)

(A) تذکرۃ الاولیا (B) احیاء العلوم (C) کشف المحجوب (D) مثنوی معنوی

6۔ **حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے:** (K.B)

(A) عبد الکریم (B) ابو مید (C) محمد نظام الدین (D) عبد اللہ

7۔ **حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ہے:** (K.B)

(A) ابو الحسن (B) ابو القاسم (C) ابو الحمزہ (D) ابو الدو

8۔ **حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:** (K.B)

(A) نیشاپور (B) دہلی (C) بصرہ (D) مدینہ

9۔ **حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم حاصل کی:** (K.B)

(A) حضرت علی ہجویری　(B) امام شافعی　(C) ابو علی دقاق　(D) شیخ فرید الدین عطار

10- حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے کتنے موضوعات پر احادیث جمع کیں؟ (K.B)

(A) 20　(B) 30　(C) 40　(D) 50

11- کس صوفی بزرگ نے حضرت ابو القاسم قشیری کے بارے میں فرمایا کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں؟ (K.B)

(A) حضرت علی ہجویری　(B) امام شافعی　(C) ابو علی دقاق　(D) شیخ فرید الدین عطار

12- حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی وفات کب ہوئی؟ (K.B)

(A) 1070عیسوی　(B) 1072عیسوی　(C) 1074عیسوی　(D) 1076عیسوی

13- حضرت شیخ فرید الدین عطار کا اصل نام ہے: (K.B)

(A) عبدالکریم　(B) ابوحمید　(C) محمد نظام الدین　(D) عبداللہ

14- حضرت شیخ فرید الدین عطار اپنی کتاب میں تذکرۃ اولیا میں کتنے اولیا کرام کے حالات بیان کیے ہیں؟ (K.B)

(A) 90　(B) 92　(C) 94　(D) 96

15- وفات کے وقت شیخ فرید الدین عطار کی عمر تھی: (K.B)

(A) 110سال　(B) 112سال　(C) 114سال　(D) 116سال

16- حضرت شیخ فرید الدین عطار نے کب وفات پائی؟ (K.B)

(A) 1220عیسوی　(B) 1221عیسوی　(C) 1222عیسوی　(D) 1223عیسوی

17- حضرت شیخ فرید الدین عطار کا مزار مبارک کہاں ہے؟ (K.B)

(A) دہلی میں　(B) مدینہ میں　(C) نیشاپور میں　(D) بصرہ میں

18- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے والد کا نام ہے: (K.B)

(A) عبدالکریم　(B) ابوحمید　(C) احمد بخاری　(D) عبداللہ

19- کون سی شب فقیر کی شب معراج ہے؟ (K.B)

(A) بھوکا سویا　(B) سیر ہو کے سویا　(C) عبادت کر کے سویا　(D) مغفرت کر کے سویا

20- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے شیخ کا نام بتائیں: (K.B)

(A) فرید الدین گنج شکر　(B) ابوحمید　(C) احمد بخاری　(D) عبداللہ

21- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کی مشہور تصنیف ہے: (K.B)

(A) کشف المحجوب　(B) تذکرۃ الاولیا　(C) افضل الفوائد　(D) مقدمہ ابن خلدون

22- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا نے کب وفات پائی؟ (K.B)

(A) 1221عیسوی　(B) 1324عیسوی　(C) 1370عیسوی　(D) 1420عیسوی

23- حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کب پیدا ہوئے؟ (K.B)

(A) 1200عیسوی　(B) 1220عیسوی　(C) 1230عیسوی　(D) 1237عیسوی

24. حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کتنی عمر میں دہلی تشریف لائے؟ (K.B)

(A) 10سال　(B) 15سال　(C) 20سال　(D) 25سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	C	C	A	B	A	A	A	A	A	D
24	23	22	21	20	19	18	17	16	15	14	13
B	D	B	C	A	A	C	C	B	B	D	B

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے: (K.B)

(A) گنج شکر　(B) فرید الدین　(C) گنج بخش　(D) سلطان الاولیا

2۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی جائے پیدائش ہے: (K.B)

(A) بدایون　(B) دہلی　(C) بخارا　(D) سمرقند

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی دسترس حاصل تھی: (K.B)

(A) علوم القرآن پر　(B) علم الانساب پر　(C) علم النجوم پر　(D) علم الاحادیث پر

4۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: (K.B)

(A) رسالہ قشیریہ　(B) کشف المحجوب　(C) پند نامہ　(D) راحت القلوب

5۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے: (K.B)

(A) تذکرۃ الاولیا　(B) احیاء العلوم　(C) کشف المحجوب　(D) مثنوی معنوی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	D

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی کی معاشرتی وروحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف پند نامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور تصوّف کے بارے میں ان کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وواقعات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

3۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات قلم بند کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

عُلما و مفکّرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

تفصیلی سوالات

سوال 1: علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 3)(K.B)

جواب: **علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

اصل نام:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے، جنھیں مجددِ دینِ اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

تصانیف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

علم قراءت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم:

مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔

بیت المقدس:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔

تعلیم و تدریس:

قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

قراءت و تفسیر میں مہارت:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے اِمام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذہنی وسعت اور قوی ادراک رکھنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو قراءت و تفسیر میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ متقی، صابر، پاک باز، معزّز شخصیّت تھے۔

وفات:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نمازِ جنازہ مشہور علام علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

www.ilmkidunya.com

حاصلِ کلام:

علماو مفکرین کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول وترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے تاکہ معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

سوال2: علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔ (مشقی سوال نمبر2)(K.B)

جواب: **علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی علمی خدمات**

اصل نام:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا اصل نام عبد الرحمٰن ہے۔

کنیت اور لقب:

آپ کی کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین تھا۔

جائے پیدائش:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو سُیُوطی کہا جاتا ہے۔

مفسر و مورخ:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔

تصانیف:

"تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخِ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

ابتدائی تعلیم:

امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیرامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

سات علوم:

علامہ سیوطی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی دُعا:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زم زم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی علمی شان اِس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔

دو لاکھ احادیث:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا۔"

تاریخ الخلفا:

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔ خلفائے ملتِ اسلامیہ پر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تصنیف تاریخ الخلفا ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

www.ilmkidunya.com

درویشانہ طرزِ عمل:

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امرا و اَغنیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حلیم الطبع، فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

وفات:

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 19۔ جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

علماو مفکرین رحمہم اللہ تعالی کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

سوال 3: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مختصر حالات تحریر کریں۔ (مشقی سوال نمبر 1)(K.B)

جواب: **علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

اصل نام:

علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفہ اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔

جائے پیدائش:

آپ تیونس میں پیدا ہوئے

تیونس کے وزیر:

تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آکر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔

درس و تدریس:

غرناطہ کی سرزمین بھی راس نہ آئی تو مصر آگئے اور جامعۃ الازھر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصبِ قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔

مقدمہ ابن خلدون:

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

قرآن مجید حفظ کیا:

ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوّزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآنِ مجید، حدیثِ نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے۔

طاعون کی بیماری:

سترہ (17) سال کی عمر میں تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والدین اور اکثر اساتذہ انتقال کر گئے۔

تیونس کے دربار میں بطور کاتب:

اس کے بعد انھوں نے والی تیونس کے دربار میں کاتب کی حیثیت سے اپنی معاشی اور دیگر مجبوریوں کے تحت ملازمت حاصل کی۔

www.ilmkidunya.com

مراکش میں آمد:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے اس لیے یہ نوکری پسند نہیں تھی، جس کی وجہ سے وہ تیونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے۔

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علمی خدمات:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔

- اول: مُورّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے۔
- دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے
- سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔

عمرانیات کا بانی:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفہ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

وفات:

علامہ ابن خلدون نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

حاصل کلام:

علماو مفکرین رحمہم اللہ تعالیٰ کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہمارے معاشرے س جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا یہ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابو عبد اللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

سوال 2: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعتقاد فی اهل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال 3: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟ (K.B)

جواب: **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590ھ ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور علام علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

سوال 4: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔ (K.B)

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو سُیُوطی کہا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الہمام حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

سوال 5: امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر درمنشور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

سوال 6: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حج کے موقع پر کیا دُعا مانگی؟ (K.B)

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی دُعا**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زمزم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان اِس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

سوال 7: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے علم کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ (K.B)

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

سوال 8: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟ (K.B)

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 19۔ جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔

سوال 9: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام کیا تھا؟ (K.B)

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام**

علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفہ اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابوزید عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے۔

www.ilmkidunya.com

سوال10: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت کیا ہے؟ (K.B)

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت**

علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمی تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے اور یہی آپ کی وجہ شہرت ہے۔

سوال11: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے افکار تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے افکار**

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

سوال12: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات**

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے، اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال13: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصانیف کے نام لکھیں۔ (K.B)

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے تصانیف**

علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

- کتاب العبر
- مقدمہ ابن خلدون

سوال14: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟ (K.B)

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

علامہ ابن خلدون نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟** (K.B)

(A) تیونس　(B) مراکش　(C) مصر　(D) نائجیریا

2۔ **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:** (K.B)

(A) فلسفہ　(B) فقہ　(C) علم الانساب　(D) شاعری

3۔ **ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:** (K.B)

(A) مقدمہ ابن خلدون　(B) الاتقان فی علوم القرآن　(C) سیر اعلام النبلاء　(D) تفسیر جلالین

www.ilmkidunya.com

4۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات ہے:** (K.B)

(A) ۵۹۰ ہجری　(B) ۵۹۲ ہجری　(C) ۵۹۴ ہجری　(D) ۵۹۶ ہجری

5۔ **امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ہے:** (K.B)

(A) دو سو سے زائد　(B) تین سو سے زائد　(C) پانچ سو سے زائد　(D) سات سو سے زائد

6۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام ہے:** (K.B)

(A) عبدالکریم　(B) ابو حمید　(C) ابراہیم بن موسیٰ　(D) نظام

7۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا جائے پیدائش ہے:** (K.B)

(A) اندلس　(B) ہندوستان　(C) مدینہ　(D) عراق

8۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کب پیدا ہوئے؟** (K.B)

(A) 500 ہجری　(B) 530 ہجری　(C) 538 ہجری　(D) 600 ہجری

9۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ تعلیم کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟** (K.B)

(A) مدینہ　(B) کوفہ　(C) بغداد　(D) بلنسیہ

10۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کس ہجری میں بیت المقدس گئے؟** (K.B)

(A) 550 ہجری　(B) 570 ہجری　(C) 580 ہجری　(D) 590 ہجری

11۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ہے:** (K.B)

(A) الاعتقاد فی اہل البدع والضلالات　(B) الاتقان فی علوم القرآن

(C) مثنوی　(D) مقدمہ ابن خلدون

12۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کا نماز جنازہ پڑھایا:** (K.B)

(A) علامہ جلال الدین سیوطی　(B) امام بیقی　(C) امام موطا　(D) علامہ عراقی

13۔ **امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کہاں ہوئی؟** (K.B)

(A) بصرہ میں　(B) قاہرہ میں　(C) مدینہ میں　(D) بغداد میں

14۔ **امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام ہے:** (K.B)

(A) عبداللہ　(B) عبدالرحمن　(C) موسیٰ　(D) جلال

15۔ **امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے؟** (K.B)

(A) ابو موسیٰ　(B) ابو حسن　(C) ابو فضل　(D) ابو عبداللہ

16۔ **امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ اسلام پر مشہور کتاب کا نام ہے:** (K.B)

(A) الاعتقاد فی اہل البدع والضلالات　(B) الاتقان فی علوم القرآن

(C) مثنوی　(D) تاریخ الخلفا

www.ilmkidunya.com

17۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی قرآنیات پر مشہور کتاب کا نام ہے: (K.B)

(A) الاعتقاد فی اہل البدع والضلالات　(B) الاتقان فی علوم القرآن

(C) مثنوی　(D) تاریخ الخلفا

18۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے؟ (K.B)

(A) اندلس　(B) عراق　(C) مدینہ　(D) مصر

19۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کب پیدا ہوئے؟ (K.B)

(A) 840ہجری　(B) 849ہجری　(C) 860ہجری　(D) 865ہجری

20۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے: (K.B)

(A) 900ہجری　(B) 911ہجری　(C) 920ہجری　(D) 925ہجری

21۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے: (K.B)

(A) عبداللہ　(B) ابوزید عبدالرحمن　(C) موسیٰ　(D) جلال

22۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا جائے پیدائش ہے: (K.B)

(A) اندلس　(B) مصر　(C) تیونس　(D) مدینہ

23۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس یونیورسٹی میں درس و تدریس پر مامور رہے؟ (K.B)

(A) مدینہ یونیورسٹی　(B) جامعۃ الزھر　(C) بغداد یونیورسٹی　(D) مکہ یونیورسٹی

24۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو مصر میں فقہ مالکی کا کونسا منصب تفویض کیا گیا؟ (K.B)

(A) درس و تدریس　(B) انتظامی　(C) قضا　(D) کھیتی باڑی

25۔ تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلی تو اُس وقت علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتنی عمر تھی؟ (K.B)

(A) 15برس　(B) 17برس　(C) 19برس　(D) 21برس

26۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے: (K.B)

(A) 800ہجری　(B) 804ہجری　(C) 808ہجری　(D) 810ہجری

27۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کے وقت عمر تھی: (K.B)

(A) 70سال　(B) 74سال　(C) 78سال　(D) 80سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	B	D	A	D	D	C	A	C	C	A	A	A	A
	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16	15
	B	C	B	C	B	C	B	B	B	D	B	D	C

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟ (K.B)

(A) تیونس (B) مراکش (C) مصر (D) نائجیریا

2۔ علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے: (K.B)

(A) فلسفہ (B) فقہ (C) علم الانساب (D) شاعری

3۔ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے: (K.B)

(A) مقدمہ ابن خلدون (B) الاتقان فی علوم القرآن (C) سیر اعلام النبلاء (D) تفسیر جلالین

4۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سن وفات ہے: (K.B)

(A) ۵۹۰ ہجری (B) ۵۹۲ ہجری (C) ۵۹۴ ہجری (D) ۵۹۶ ہجری

5۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کی تعداد ہے: (K.B)

(A) دو سو سے زائد (B) تین سو سے زائد (C) پانچ سو سے زائد (D) سات سو سے زائد

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	A	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

2۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام کیا تھا؟

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

3۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے افکار تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

4۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

5۔ امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے مختصر سوالات

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مختصر حالات تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

2۔ علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

3۔ علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ
کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (7×1=7)

(i) **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپردِ خاک ہوئے:**
(A) دمشق میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) مدینہ منورہ میں

(ii) **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**
(A) تین سو بیس (B) تین سو چالیس (C) تین سو ساٹھ (D) تین سو اسی

(iii) **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:**
(A) زہد و تقویٰ (B) سادگی (C) صبر و تحمل (D) شکر و قناعت

(iv) **حضرت عمرو بن امیہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:**
(A) زہد و تقویٰ (B) علم و فضل (C) شجاعت و بہادری (D) رہبانیت

(v) **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام ہے:**
(A) آمنہ (B) رملہ (C) فاطمہ (D) طیبہ

(vi) **کس صوفی بزرگ نے حضرت ابو القاسم قشیری کے بارے میں فرمایا کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں؟**
(A) حضرت علی ہجویری (B) امام شافعی (C) ابو علی دقاق (D) شیخ فرید الدین عطار

(vii) **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا جائے پیدائش ہے:**
(A) اندلس (B) ہندوستان (C) مدینہ (D) عراق

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (5×2=10)

(i) حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام اور کنیت لکھیں۔
(ii) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا ارشاد فرمایا؟
(iii) حضرت ابو عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔
(iv) حضرت عمرو بن امیہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
(v) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف تحریر کریں۔

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8×1=8)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے حالات و واقعات بیان کریں۔

www.ilmkidunya.com